G پکستان: انتہا پسندوں کے ہاتھوں شیعہ افراد کی I ڑھتی ہوئی ہلاکتیں۔

عسکر A پسندوں کو غیر مسلح کیا جائے اور ان I پر مقدمات { ئے جا k ۔ہزارہ I ادری کو تحفظ G ی جائے۔(G ی رک 30 جون 2014)۔ہیومن رائٹس واچ کی آج جاری کردہ رپورٹ میں کہا e ی ہے کہ بلوچستان میں سُنی انتہا پسندوں کے ہاتھوں ہزارہ اور دوسرے شیعہ مسلمانوں کے قتل عام کو روکنے کے لئے حکومت G پکستان کو تمام ضروری اقدامات کرنے چاہیں۔

62 صفحہ I پر مشتمل رپورٹ ''ہم H ہ لاشیں ہیں G پکستان کے صوبہ بلوچستان میں شیعہ ہزارہ ہلاکتیں' بلوچستان میں شیعہ ہزارہ I ادری I پر سُنی عسکر A پسند L وہوں کے حملوں I پر دستا I یز تیار کی گئی ہے۔2008 سے کئی سو ہزارہ افراد بتدریج I ڑھتی ہوئی دہشت L دی اور تشدد کی وجہ سے مارے گئے ہیں۔دو بم دھاکے G ئی دارلحکومت کو [میں جنوری ، فروری 2013 میں ہوئے جن میں کم از کم 180 افراد ہلاک ہوئے۔

''سنی انتہا پسندوں نے بندوقوں اور بموں سے ہزارہ I ادری کے افراد کو اُس وقت D نہ G ی . @ وہ مذہبی جلوسوں میں شر D کر رہے تھے مسجدوں میں

K نIڑ ھ رہے تھے، اپنے کام Iپ جار ہے تھےG یروزمرہ Hگی کے دوسرے کام کر رہے تھے‘‘IHHI منر، ایشاڈI یکٹرہیومن رائٹس واچ ’’ہزارہI ادری کے لیے کوئی سفرکوئیHB وفروG @ ،سکول جGGیکسی کام کے لئے بھیG ہز| محفوظ نہ ہے۔ ان حملوں کو روکنے میں حکومت کیG کامی افسوسG ک اوG قابل قبول ہے‘‘۔

ہیومن رائٹس واچ کا کہنا ہے کہ کو [میں ہزارہI ادریIپ مسلسل جاری حملوں سےGپنچ لاکھ کے قریA افراد کوخوف میں Hگی بسر کرنے، اپنیĚ و حرĐ کومحدود کرنےIپ مجبور کیG ہے۔ جس کی وجہ سے ان کی معاشی مشکلات میں اضافہ ہوا ہے۔ اور ان کی تعلیم اورRزمت تکJ رسائی محدود ہوگئی ہے۔ ان G مساعد حالات کی بناءIپ کافی تعداد میں ہزارہ سےGپکستان سے بھاگ کر دوسرے ملکوں میں پناہ یI£پ مجبور ہوگئے ہیں۔

اس رپورٹ کی تیاری کے لئے ہیومن رائٹس واچ نے ایJ سو سےزH بچ جانے والے افراد ومتI ہ خاH انوں کے اراکین، قانونG فذ کرنیوالے سیکورٹی اہلکاروں اور خودمختار ماہرین کے انٹرویو کیے۔

2008 سےGپکستان میں سنی عسکریA پسندوں کے ہاتھوںI ھتے ہوئے

فرقہ وارانہ تشدد سے شیعہ مسلمان I ادری کے افراد ہزاروں کی تعداد میں قتل

ہوئے ہیں جس کی مثال نہیں ملتی۔ لشکر جھنگوی نے G یدہ I حملوں کی ذمہ داری

قبول کی ہے پھر بھی اس کے G یدہ I رہنما اپنے انتظامی عہدوں I پر قائم ہیں اور

احتساب اور مقدمات سے بچے ہوئے ہیں۔ کافی تعداد میں لشکر جھنگوی کے

سG یفتہ K یں لیڈر اور مشکوک افراد فوجی اور غیر فوجی حرا C سے فرار ہوئے

ہیں جن کی حکام کوئی وضا @ پیش کرنے سے قاصر ہیں۔

10 جنوری 2013 کو سنوکر کلب کو [میں خودکش حملہ کے نتیجے میں ہزارہ

I ادری کے 96 افراد ہلاک اور 150 زخمی ہوئے۔ مرنے والوں کی اکثر A

دوسرے دھماکہ کا شکار ہوئی جو کہ پہلے دھماکہ کے 10 منٹ بعد ہوا۔ وہ پہلے حملے

میں زخمیوں کی مدد کے لیے آئے تھے۔ 17 فروری 2013 کو کو [کے ہزارہ

G ٹ وَن کی سبزی منڈی میں کم از کم 84 ہزارہ ہلاک ہوئے اور 160 سے G یدہ

زخمی ہوئے۔ لشکر جھنگوی نے ان دونوں حملوں کی ذمہ داری قبول کی۔ 1947 کی

آزادی کے بعG پ کستان میں یہ فرقہ وارانہ تشدد کے C سے خونی واقعات ہیں۔

H منر نے کہا ہے ''کہ G پ کستانی حکام لشکر جھنگوی کی جا A سے تشدد کو

روکنے میں G کام ہوگئے ہیں اور ہزارہ I ادری خوف وہراس کی فضا میں H ہ رہنے

I پ مجبور ہے۔ جو کہ بہت شرمناک ہے۔اس سے بھی GIH پ کستانی حکام کا یہ کہنا ہے
کہ ان کے حقوق کو محدود G دراصل ان کے H ہ رہنے کی قیمت ہے۔

ہیومن رائٹس واچ نے کہا ہے ''بلوچستان میں متعین فوجی اور غیر فوجی
سیکورٹی فورسز نے ہزارہ I ادری I پ حملوں کی تفتیش کے سلسلہ میں کوئی قدم نہیں اٹھ G ی
اور نہ ہی آئندہ کے لیے کوئی حفاظتی اقدامات کیے ہیں۔ I ٹری تعداد میں ہزارہ
افراد نے ہیومن رائٹس واچ کو G ی کہ منتخب حکام اور G ی ستی سیکورٹی اداروں کا
متعصّبانہ اور مخالفانہ رویہ حملوں کی منا C تفتیش نہ ہونے اور مجرموں کے سزا نہ
G پ نے کی I ٹری وجہ ہے۔لشکر جھنگوی نے بغیر روک ٹوک فرنٹیئر کور پولیس اور د ُ
حکومتی اہلکاروں کو جو شیعہ جلوسوں I ز ُ ین اور ہزارہ کی مضافاتی بستیوں کی
حفاظت I پ مامور تھے کو بھی G نہ G ی ہے۔ G پ کستانی فوج اور د ُ حکومتی ادارے
لشکر جھنگوی کے ساتھ کسی قسم کی ملی بھگت G ی ہمدردی سے انکار کرتے ہیں لیکن لشکری
جھنگوی نے حکومتی سیکورٹی اداروں کے ساتھ روابط کی بنا I پ فوائد H اُٹھائے ہیں۔

2008 سے G پ کستان اور بلوچستان کے حکام نے درجنوں افراد کو شیعہ
I ادری I پ حملے میں ملوث G پ کر L فتار کرنے کا دعویٰ کیا جبکہ صرف مٹھی بھر افراد مجرم
ٹھہرائے گئے G پ کستانی حکومت کو چاہیے کہ وہ لشکر جھنگوی کو غیر مسلح کرے/ اس I پ

G پ بندی لگائے اور اس کی لیڈر ش C اور B ائم میں ملوث افراد کے خلاف تفتیش کرے۔ ہیومن رائٹس واچ نے کہا ہے کہ G پ کستان کے بین الاقوامی اتحادیوں اور امداد دینے والوں کو چاہیے کہ وہ حکومت G پ کستان I G بَ وَڈالے کہ وہ بین الاقوامی معیار کے مطابق ab نی حقوق کے سلسلے میں اپنے فرائض کی ادائیگی کرے اور بلوچستان میں فرقہ وارانہ ہلاکتوں کے مجرموں کے خلاف مقدمات کی تفتیش اور عدالتی کارروائی کے ذریعے بہتر حکومت کے معیار کو فروغ دے۔

H منر نے کہا ہے ''کہ حکومتی افسران اور سیکورٹی فورسز کو سمجھنا چاہیے کہ لشکر جھنگوی کے مظالم کے خلاف کارروائی کرنے کے علاوہ اُن کے G پ س کوئی دوسرا راستہ نہیں ہے۔ ہزارہ اور دوسری شیعہ I ادری کے قتل عام I پ بے عملی نہ صرف اپنے ہی شہریوں سے بے حسی اور بے وفائی ہے بلکہ اس کا مطلب B ائم کو جاری ر ® میں حصہ دار ٭ ہے۔

تنازعہ کے پس منظر اور انٹرویوز کے اقتباس کے لیے مندرجہ ذیل R حظہ کریں۔

ہیومن رائٹس واچ کی G پ کستان رپورٹ کے I اے میں H دیکھیں:

http://www.hrw.org/aria/paksitan

مزH معلومات کیلئے

For more information, please contact:

In San Francisco, Brad Adams (English): +1 347-463-3531 (mobile); or adamsb@hrw.org.

In New York, Phelim Kine (English, Mandarin): +1-212-810-0469;or kinep@hrw.org. Follow on Twitter@PhelimKine

In Washington, DC, John Sifton (English):+1-646-479-2499 (moibile); or siftonj@hrw.org. Follow on Twitter@johnsifton

لشکر جھنگوی (LEJ) اور ہزارہ

G پکستان کی موجودہ Gدی تقریباً ساڑھے اٹھارہ کروڑ ہے جس میں سے 95% مسلمان ہیں جس میں 75% سنی اور 20% شیعہ ہیں/ ہزارہ شیعہ I ادری کو [میں جمع ہے جو تقریباG پنج لاکھ ہے ۔ 1994 میں افغاI ن میں طالبان کی حکومت جو سنی عسکرA پسند مسلمان ہیں کو حکومتG پکستان کی حماA حاصل تھی وہ شیعہ کو مذہب کی بے حرمتی کرنے والے سمجھتے ہیں ۔انہوں نے افغاI ن میں ہزارہ کے خلاف مظالم کی ا J نئی لہر کو جنمG ی ۔اگست 1998 میں @. طالبان شمالی افغاI ن کے شہر مزار شریف جس میں مختلف قومیںG دتھیں میں داخل ہوئے انہوں نے کم از کم دو ہزار عام شہریوں کو قتل کیا جن میں اکثرA ہزارہI ادری سے تعلق ر تھی ۔

مزار شریف میںG پکستانیوں کی ایک JI ی تعداد بشمول انتہا پسند سُنّی L وہ سپاہ
صحابہ (SSP) اور اس کے ذ¼ وجود لشکر جھنگوی (LEJ) نے طالبان کی طرف
سے بَنَ میں حصہ لیا G پکستان اور افغان سنی عسکر A پسندL وہوں کے درمیان
روابط اور بلوچستان میں ہزارI ادری کی I ی تعداد کی وجہ سے اس صوبہ میں اُن I پ
مظالم میں اضافہ ہوا۔

2002 میںG پکستان کے اُس وقت کے فوجی حکمران جنرل I پ I: مشرف
نے لشکر جھنگوی GI پ بندی عH کر دی لیکن G پ بندی لشکرِ جھنگوی کےG پکستان بھر
میں حملے کرنے کی صلا یA میں رکاوٹ نہ بن سکی اور اُن کے کو [میں ہزارہ
I ادری کے خلاف حملوں میں طالبان کا تعاون بھی شامل ہے۔

2002 سے لشکر جھنگوی کا سرI اہ ملک اسحاق ہے اسحاق کے خلاف 44
تشدد کے واقعات میں ملوث ہونے کی I پ مقدمات { ئے گئے۔ ان میں
تقریباً 70 لوگ ہلاک ہوئے جن میں اکثر A کا تعلق شیعہI ادری سے تھاG ہم
عدالتوں نے اسحاق کو کسی بھی مقدمے میں سزا نہ دی اور 40 دہشتL دی کے
مقدمات میں I ی کرG راولپنڈی کی عدا E نے تین مقدمات میں I ی کرتے
ہوئے 29 مئی 2014 کو تحریI کیا کہ اسحاق کے خلاف مزH کاروائی کے لیے کافی
شہادت موجود نہ تھی۔

اسحاق کوسزادلوانے میںG کا G پکستان کے عدالتی Ā م اور سنگین B ائم کی حوصلہ افزائی کی طرف Ô ن دہی کرتی ہے 2002 سے عثمان سیف اللہ کرد بلوچستان میں لشکر جھنگوی کا سرI اہ رہا ہے۔میG رپورٹ کے مطابق وہ ملک بھر اور خاص طورI پ بلوچستان میں سینکڑوں ہلاکتوں میں ملوث رہا ہے۔

رH اد ''ہم H ہ لاشیں ہیں''

میں I یان کی سرحد کی جا A راستے Route I پ ویگن G ہوں ۔جونہی ہم مستوJ ضلع میں داخل ہوئے تو مسلح افراد تیزی سے ہماری طرف لپکے اور ہمارا راستہ روکا۔مجھے G دنہیں وہ کتنے آدمی تھے؟لیکن وہ C کلا Ī ف اور را D لانچر سے مسلح تھے انہوں نے ہمیں G ہر P کا کہا۔انہوں نے ہم سے پوچھا آپ میں سے کون کون سنی ہے۔ A انہوں نے سُنیوں کو بھاگ جانے کا کہا۔ہم اپنی جا P بچانے کے لئے بھاگ I پڑے۔ہر آدمی خوفزدہ تھا۔۔۔۔کوئی اس طرف بھاگا اور کوئی اُس طرف لیکن جہاں انہوں نے ہر اُس شخص کو جانے G جو شیعہ نہیں تھا انہوں نے اس G ت کی تسلی کر لی کہ شیعہ بس میں ہی رہیں۔اس کے بعد انہوں نے ان کو بس سے G ہر نکالا اور فا I کھول G ۔میں نے یہ C قر o عمارت میں پناہ £ ہوئے دیکھا۔

سنی بس ڈرائیور کو [۔

میں اپنی دوکان سے حملہ سے دس منٹ قبل روانہ ہوا۔ وہاں ا J ہی قطار میں ہزارہ شیعہ I ادری کی چار دوکا P تھی۔ چاروں I پ اکٹھا حملہ ہوا چھ سے سات لوگ مI سائیکلوں I پ آئے اور فI کھول G ی۔ انہوں نے نہ صرف ان ہزارہ افراد کو ہلاک کیا جو دوکان کے H رکام کر رہے تھے بلکہ ان کو بھی جو پیچھے سٹور روم میں کام کر رہے تھے مجھے بعد میں پتہ { کہ حملہ سے دو دن قبل کوئی شخص پٹھان دوکا H ار کے G پس G ی جس کی دوکان چار دوکان نیچے تھی اس سے پوچھا کہ ہزارہ کی کو ò دوکا P ہیں۔ حملہ آور ٹھیک سے جا Ã تھے کہ کتنے ہزارہ ان دوکانوں میں کام کرتے تھے اور کہاں۔ وہ سٹور روم میں کام کرنے والوں کے متعلق بھی جا Ã تھے اس وجہ سے وہ دوکانوں کی پچھلی طرف گئے اور انہیں بھی مار ڈالا۔

ہزار دوکا H ار کو] ۔

یو ا J جوان خو I ولڑکا تھا اس کی عمر 22 سال تھی اور مقامی کالج میں I بنس I پڑھ رہا تھا جونہی (عید) کی K ز ختم ہوئی یو مسجد سے G ہر دوستوں کو عید ملنے e ی میں نے اسے جاتے دیکھا۔ اس وقت ہی بم دھماکہ ہوا کچھ مردہ اور زخمیوں کو پہلے ہی ہسپتال پہنچ G ی جا چکا تھا۔ ہم بھی سول ہسپتال گئے میں ایمرجنسی کی طرف e ی وہاں کفنوں میں میں لپٹی ڈھکے چہروں کے ساتھ لاشوں کی ا J قطار تھی میں نے

پہلی ہی لاش کا کپڑا اٹھG یہ میرا بˋیٹ تھا۔اس کا جسم مکمل طورI پر جل چکا تھا۔ جہاںI پر دل G ہے وہاں ایJ L ٹ ھا تھا اس کا پورا جسم گولیوں سے چھلنی تھا میں نے اُسے ہاتھوں سے پہچG ۔

حکومت بتدریج ہمیں تحفظ دینے میں G کام ہورہی ہے L آپ شیعہ ہیں تو یہاں جنگل کا قانون ہے بلکہ اُس سے بھی HI ۔میرا کاG ر اچھا ہے میں ٹیکس ادا کG ہوں پھر بھی میں محسوس کG ہوں کہ میں دوسرے درجے کا شہری ہوں۔شیعہ کیوں مارے جاتے ہیں؟

حکومت لشکر جھنگوی کو ہمیں مارنے کی اجازت کیوں دیتی ہے؟

ہزارہ مرنے والےG پ

کو]